احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

ہفتہ 23 دسمبر 2000ء - 26 رمضان 1421 ہجری - 23 فتح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 294

عظمت رمضان

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان)

رمضان نے نیکی کے کاموں پر چلنے کے لئے وہ سوٹا مہیا کر دیا ہے جس کی ٹیک لگا کر آپ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اسے چھوڑ نہ دیں' زندگی میں نمایاں پاک تبدیلی پیدا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

رمضان مبارک نے آپ کو عبادت کے گر سکھا دیئے ہیں۔ اگر آپ نے خود نہیں سیکھے تو سیکھنے والوں کو دیکھا ضرور ہے۔ کوئی (-) گھر شاذ ہی ایسا ہو جہاں کوئی بھی عبادت نہ کی جا رہی ہو رمضان میں' جہاں کوئی بھی روزہ رکھنے والا نہ ہو۔ اگر ایسا ہے تو وہ بعید نہیں کہ آج اس جمعۃ الوداع میں بھی حاضر نہ ہوئے ہوں اس لئے ان تک نہ تو میری آواز پہنچے گی نہ وہ میرے مخاطب ہیں۔ میں ان سے بات کر رہا ہوں جن کے سینے میں کچھ ایمان کی رمق ضرور رہے اور خدا تعالیٰ نے ایمان کی اس رمق کو ہمیشہ پیار کی نظر سے دیکھا ہے ایک چنگاری تو روشن ہے ایک امید تو ہے پس میں ان سے مخاطب ہوں جن کے سینہ میں یہ امید کی چنگاری روشن ہے۔ ابھی تک اگر راکھ تلے دب بھی گئی ہے تو اندر یہ کوئلہ ابھی جل رہا ہے اور زندہ ہے۔

پس اس پہلو سے آپ کو میں متوجہ کرتا ہوں کہ رمضان کی یہ برکتیں جو لوگوں نے جو دن کو عبادت کرتے تھے راتوں کو نہیں اٹھا کرتے تھے ان برکتوں نے انہیں راتوں کو اٹھنا بھی سکھا دیا۔ انہیں خدا کے حضور وہ اطاعت اور فرمانبرداری کی توفیق بخشی جو عام دنوں میں نصیب نہیں تھی۔ رمضان نے گناہوں سے بچنے کی ایک بہت بڑی توفیق عطا فرمائی جو وقت کے لحاظ سے مشروط ہی سہی مگر توفیق ضرور ملی وہ لوگ جو اپنی بدعادتوں کو چھوڑنے پر کسی طرح آمادہ نہیں ہوتے یا چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتے ایک محدود وقت کے لئے جو سحری سے لے کر افطار تک چلتا ہے مجبور ہوتے ہیں ان باتوں سے رکے رہتے ہیں تو رمضان نے سہارا دیا ہے' رمضان نے آپ کو نیکی کے کاموں پہ چلنے کے لئے وہ سوٹا مہیا کر دیا جس کی ٹیک لگا کر آپ رفتہ رفتہ آگے بڑھ سکتے ہیں' اسے چھوڑ نہ دیں بالکل لولہوں لنگڑوں کی طرح پھر وہیں نہ بیٹھ رہیں جہاں بیٹھے ہوئے اپنی عمر ضائع کی۔

اس لئے آج پروگرام بنائیں اور فیصلہ کریں۔ اس پانی کو اکٹھا کرنا ہے اس سے فیض حاصل کرنا ہے اس لئے میں معین طور پر آج نئے آنے والوں سے مخاطب ہوتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ وہ نماز کے متعلق ایک فیصلہ کریں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ بغیر نماز کے انسان مردہ ہے اس میں کوئی بھی جان نہیں۔ یہ وہم ہے کہ ایک نماز یا ایک جمعہ کی نماز یا ایک رات کا قیام ان کی تمام عمر کے خلاء کو پر کر سکتا ہے۔ آئندہ آنے والے خلاء پر کیا کرتا ہے پچھلے نہیں کیا کرتا' پچھلوں سے بخشش ہوتی ہے لیکن جو زندگی کی روح اترتی ہے وہ آئندہ آنے والے دنوں پہ اترا کرتی ہے۔ پس اگر آئندہ نہیں اتری تو پچھلی بخشش بھی نہیں ہوگی۔ یہ وہم ہے صرف اگر بخشش ہے تو لازماً رمضان کے بعد زندگی میں ایک نمایاں پاک تبدیلی ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر بخشش کا تصور ہی محض ایک بچگانہ تصور یا ایک احمق کی خواب ہے۔

پس اپنے لئے ایک لائحہ عمل بنائیں نمازیں پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اگر آپ کو نماز آتی نہیں تو اپنے کسی بھائی' ساتھی سے پتہ کریں'

(روزنامہ الفضل 22 دسمبر 99ء)

دائمی عید

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

عیدوں کے موقع پر اپنے غریب ہمسایوں' ضرورتمندوں کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کریں ان کے کچھ غم ان کے گھروں میں جا کر دیکھیں اور ان کے غم بانٹیں اپنی خوشیاں ان کے پاس لے کر جائیں اور اپنی خوشیاں ان کے ساتھ بانٹیں یا اپنے گھر میں ان کو بلائیں غرضیکہ غریبوں کے ساتھ عید کرنے سے بہتر دنیا میں اور کوئی عید نہیں خدا آپ کو غریبوں کی خدمت میں زیادہ ملے گا۔ اور یہ ایک ایسا آزمودہ نسخہ ہے جس نے کبھی خطا نہیں کی۔ جو خدا کے بے کس مجبور بندوں سے پیار کرتا ہے لازماً خدا اس سے پیار کرتا ہے کبھی اس میں کوئی تبدیلی تم نہیں دیکھو گے۔ اپنی عیدوں کو غریبوں کی خدمت سے سجا لیں....... پھر آپ کی عید ایسی ہو گی جو زمینی عید نہیں رہے گی بلکہ آسمان پر بھی یہ عید کے طور پر لکھی جائے گی اور اس کی خوشیاں دائمی ہوں گی اور اس کی برکتیں دائمی ہوں گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19- مارچ 1993ء)

وقار عمل کے خوشگوار فوائد

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔
چونکہ اپنے اپنے طور پر ہاتھ سے کام کرنے کی نگرانی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں نے تحریک کی تھی کہ قومی طور پر یہ کام کیا جائے اور سڑکیں بنائی اور نالیاں درست کی جائیں تا نگرانی ہو سکے اور دوسروں کو بھی تحریک ہو۔ اس کے سوا

باقی صفحہ 8 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 139)

معمور الاوقات مقدس زندگی

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے جلسہ سالانہ 1957ء کے حقیقت افروز خطاب میں بیان فرمایا کہ:

"حضرت مسیح موعود بڑی مصروف زندگی گزارتے تھے۔ یہ مصروفیت صبح سے لے کر رات گئے تک جب تک حضور سونے کی تیاری نہ فرماتے جاری رہتی۔ صبح کے وقت اگر حضور کی صحت اجازت دیتی تو حضور سیر کے لئے ضرور تشریف لے جاتے۔ حضور کی معیت کا شرف حاصل کرنے کے لئے دوست (بیت) مبارک کے نیچے جمع ہو جایا کرتے تھے۔ خصوصاً باہر سے آئے ہوئے دوست تو اس موقعہ کو غنیمت خیال کرتے تھے۔ اور اس بات کا ہمیشہ خیال رکھا کرتے تھے کہ صبح کی سیر میں وہ ضرور شامل ہوں....

اس سیر کے لئے حضور سورج نکلنے کے قریب تشریف لے جایا کرتے تھے۔ سیر میں مختلف احباب حضور سے مختلف مسائل پر گفتگو بھی کر لیا کرتے تھے.....

اس سیر میں حضرت خلیفہ اول بھی حضور کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ حضور تیز رفتار تھے اور اس کے مقابل پر مولوی صاحب تیز نہیں چل سکتے تھے۔ چنانچہ مولوی صاحب اکثر پیچھے رہ جاتے اور کئی دفعہ حضور پیچھے مڑ کر ان کا انتظار کرتے۔

عام مصروفیات حضور کی تصنیف کی تھیں۔ پچھلی عمر میں حضور چلتے چلتے تصنیف کا کام فرمایا کرتے تھے۔ ایک گول میز ہوتی تھی جو چھاتی تک قریباً چار ساڑھے چار فٹ اونچی تھی۔ اس میں ایک دراز تھی اور نیچے تین پیر تھے۔ یہ میز جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میاں نظام الدین صاحب مرحوم سیالکوٹی نے بطور تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کی تھی۔ حضور اس میز کے اوپر دوات رکھ دیتے تھے اور کاغذ اور قلم ہاتھ میں ہوتے تھے اور ٹہلتے ٹہلتے لکھتے جاتے تھے۔ دوات کے چونکہ گرنے کا خطرہ ہوتا تھا اس لئے وہ ایک اور مٹی کی موٹی سی دوات بنا کر اس میں فٹ کی ہوتی تھی۔

یہ میز حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد میرے پاس آگئی تھی۔ اس کے بعد جب یہ ذرا خستہ حالت میں ہو گئی تو اس کی مرمت بھی کرادی گئی تھی۔ اس پر ملتانی کام ہوا ہوا تھا۔ بعد میں یہ میز میں نے عزیزم مرزا منصور احمد کو دیدی تھی اور اب قادیان میں عزیزم مرزا وسیم احمد کی تحویل میں ہے

("ذکر حبیب" صفحہ 9 تا 11 تقریر جلسہ سالانہ 1957ء ناشر مہتمم نشر و اشاعت ربوہ)

بچوں سے بے مثال مشفقانہ سلوک کے یادگار واقعات

حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے جلسہ سالانہ 57ء کی تقریر میں حضرت اقدس کے اخلاق و شمائل کے اور اہم پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے بعض چشمدید واقعات کا بھی تذکرہ کیا چنانچہ فرمایا:

"اپنے بچوں کے ساتھ حضور کا سلوک نہایت شفقت اور محبت کا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ سردیوں کا موسم تھا۔ میں سکول کے لڑکوں کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے بڑی (بیت) میں گیا۔ ان دنوں طالب علموں کے لئے ظہر کی باجماعت نماز سکول کے انتظام کے تحت بڑی (بیت) میں ہوا کرتی تھی۔ اس وقت مجھے سردی لگی جو خوشگوار سی معلوم ہوئی۔ نماز پڑھ کر جب سکول کے کمرہ میں میں واپس آیا تو مجھے پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی۔ چنانچہ میں اجازت لے کر گھر آیا اور نچلی منزل سے مکان میں ان سیڑھیوں سے داخل ہوا جو حضرت صاحب کے رہائشی دالان میں کھلتی تھیں۔ اس کے بعد مجھے اتنا یاد ہے کہ میں حضرت مسیح موعود کے پلنگ کی پائینتی کی طرف سہارا لگا کر لیٹ گیا ہوں۔ جب میری آنکھ کھلی ہے تو غالباً دوسرا دن تھا۔ مجھے اتنا شدید بخار تھا۔ کہ میں بے ہوش ہو گیا تھا۔ اسی طرح جب ہم کبھی بیمار ہو جاتے۔ تو بیماری میں خواہش کیا کرتے کہ آتشبازی کے انار اور پٹاخے وغیرہ چلانے کی اجازت دی جائے۔ حضور انار چلانے کی اجازت تو دیدیا کرتے تھے لیکن پٹاخوں کی نہیں۔ حضور فرمایا کرتے تھے کہ انار وغیرہ سے ہوا بھی صاف ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس میں کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح حضور بچوں کی صحت کا بھی بڑا خیال رکھا کرتے تھے۔ گرمیوں میں جب باہر سونے کا موسم ہوتا تھا تو اس وقت ہمارے اوپر سائبان لگوائے جاتے تاکہ ہم اوس وغیرہ سے محفوظ رہیں۔ اور بیمار نہ ہو جائیں۔ اسی طرح حضور بعض اوقات بچوں کو پیسے وغیرہ بھی دیا کرتے تھے مجھے یاد ہے کہ ایک دو دفعہ حضور نے مجھے ایک روپیہ بھی دیا تھا۔

حضرت مسیح موعود بچوں کی بیماری میں ان کا علاج بھی تجویز فرما دیا کرتے تھے اور اپنے پاس سے دوائی بھی دیا کرتے تھے۔

(ذکر حبیب ص 11 تا 18 مہتمم نشر و اشاعت ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار/25/دسمبر 2000ء

12-20 a.m. لقاء مع العرب
1-20 a.m. ایم ٹی اے یو ایس اے
2-25 a.m. درس القرآن
4-00 a.m. ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات۔
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m. چلڈرنز کلاس۔
6-00 a.m. درس القرآن
7-35 a.m. رمضان کوئز
8-00 a.m. لقاء مع العرب
9-10 a.m. ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات۔
10-10 a.m. تلاوت۔
10-20 a.m. سیرت النبیؐ پروگرام۔
10-35 a.m. عید الفطر کے متعلق گفتگو۔
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں
11-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
12-10 p.m. مجلس سوال و جواب۔
1-20 p.m. رمضان کوئز
1-45 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس
4-10 p.m. درس القرآن
6-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔ نظم
6-50 p.m. بنگالی سروس۔
7-50 p.m. فرانسیسی پروگرام۔
8-50 p.m. تلاوت۔
8-55 a.m. درس الحدیث
9-10 p.m. چلڈرنز کلاس۔
9-45 p.m. درس الحدیث۔ (بیلجیئم سے)
9-55 a.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔ حدیث۔
11-15 p.m. اردو کلاس

(نوٹ) 26۔ 27۔ 28 دسمبر 2000ء کو احمدیہ ٹیلی ویژن عید الفطر کی مناسبت سے خصوصی پروگرام نشر کرے گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعہ 29/دسمبر 2000ء

5-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
5-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔
6-10 a.m. لقاء مع العرب۔
7-15 a.m. عید پروگرام۔
9-00 a.m. سیرت النبیؐ پروگرام۔
9-50 a.m. محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب کی ایک تقریر۔
11-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
11-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔
12-10 p.m. اسیران راہ مولیٰ سے انٹرویو۔
12-50 p.m. سرائیکی پروگرام
1-50 p.m. محترم مولانا ایس ایم انور صاحب کی تقریر
2-40 p.m. اردو کلاس
3-55 p.m. انڈونیشین سروس
4-25 p.m. بنگالی سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
5-50 p.m. نظم درود شریف۔
6-00 p.m. خطبہ جمعہ
7-00 p.m. دستاویزی پروگرام۔
7-30 p.m. مجلس عرفان۔
8-15 p.m. خطبہ جمعہ۔
9-15 p.m. ایم ٹی اے کینیڈا۔
10-00 p.m. جرمن سروس
11-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-10 p.m. اردو کلاس

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 30 دسمبر 2000ء

12-50 a.m. لقاء مع العرب
1-50 a.m. تعارف کتب
2-20 a.m. دستاویزی پروگرام۔
2-45 a.m. خطبہ جمعہ
3-55 a.m مجلس عرفان
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m. دستاویزی پروگرام۔
6-10 a.m. خطبہ جمعہ
7-15 a.m. لقاء مع العرب۔
8-15 a.m. اردو کلاس۔
9-55 a.m. مجلس عرفان۔
11-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
11-55 a.m. چلڈرنز کارنر۔
12-25 p.m. ایم ٹی اے ماریشس پروگرام۔
1-25 p.m. ایم ٹی اے قادیان۔
1-50 p.m. تعارف کتب
2-55 p.m. اردو کلاس
3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-40 p.m. ایم ٹی اے ورائٹی۔
6-10 p.m. جرمن ملاقات۔
7-10 a.m. بنگالی سروس۔
8-10 p.m. کوئزs: خطبات امام
8-55 p.m. چلڈرنز کلاس۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔
11-20 p.m. اردو کلاس

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

یوسف سہیل شوق صاحب

طاہر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ذریعہ اس زمانہ میں ہومیو پیتھی کو جو عالمی شہرت نصیب ہوئی ہے اس نے انسان کو سستے اور آسان علاج سے آشنا کیا ہے۔ اور اس کی ایک برکت یہ ظاہر ہوئی کہ گھر گھر میں ہومیو پیتھ پیدا ہونے لگے ہیں جو اپنی بیماریوں کا ابتدائی علاج خود شروع کرسکتے ہیں۔ اب اس کام میں نئی تنظیم اور ربط پیدا ہو رہا ہے۔

مارچ 2000ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طاہر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کے قیام کی منظوری عطا فرمائی۔ اس کی تجویز صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی تھی۔ اس کے بعد سے بیت الصادق دارالعلوم غربی میں عرصہ پانچ چھ سال سے جاری شدہ ہومیو پیتھک کلینک کو طاہر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں بدل دیا گیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلے اپنے گھر سے اور پھر وقف جدید کے ماتحت خدمت خلق کے ایک تاریخی سلسلے کا آغاز فرمایا۔ اس کی بنیاد ہومیو پیتھی کے مفت علاج پر تھی۔ یہ پودا وقف جدید فری ڈسپنسری کی صورت میں آج بھی اہم خدمات انجام دے رہا ہے۔

5-6 سال قبل جامعہ احمدیہ میں ایک نوجوان ایم اے انگلش کرنے کے بعد اپنی زندگی وقف کرکے ربوہ تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے شوق سے ہومیو پیتھی سیکھی تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ہومیو پیتھی کے مفت علاج کا جو عظیم الشان سلسلہ خدمت خلق کے لئے شروع کیا تھا اس کا علم اس نوجوان نے اٹھالیا۔ اور پہلے اپنے گھر میں اور پھر صدر محلہ دارالعلوم غربی کی حوصلہ افزائی اور تعاون سے بیت الصادق میں مفت ہومیو ادویہ دینے کا سلسلہ شروع کیا۔ چند ہی سال میں اس نوجوان کا نام معروف ہوگیا جو نہ صرف ہومیو پیتھی میں غیر معمولی مہارت اور علم رکھتے تھے بلکہ اس کا سارا خرچ بھی خود اٹھاتے تھے اور مریضوں کو مفت دوا فراہم کرتے تھے۔ یہ تھے ہومیو پیتھک ڈاکٹر مکرم وقار منظور بسرا صاحب جو دن کو جامعہ احمدیہ میں انگریزی پڑھاتے تھے اور شام کو مریضوں کی خدمت میں مصروف ہوجاتے تھے۔

ہوتے ہوتے ان کے گرد نوجوان شاگردوں کا ایک ایسا حلقہ قائم ہوگیا جنہوں نے خدمت خلق کے اس کام میں ڈاکٹر وقار صاحب کا ہاتھ بٹانا شروع کردیا ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے دست شفا عطا فرمایا اور برسوں کے لاعلاج مریض یہاں آکر مفت دوا حاصل کرکے اپنے دکھوں سے نجات پانے لگے۔ روزانہ شام کو بیت الصادق میں مریضوں کا ہجوم اکٹھا ہوجاتا اور بعض اوقات ایک ایک دن میں چھ سات سو مریض دیکھے جاتے۔

اس بے غرض خدمت کو آج یہ پھل لگا کہ اس کلینک کو مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے اپنی ذمہ داری میں لے لیا۔ اور حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے اس کو طاہر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا درجہ عطا ہوگیا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس انسٹی ٹیوٹ کے قیام کی منظوری عطا فرمائی۔

اس انسٹی ٹیوٹ کے لئے ایک وسیع عمارت تعمیر کرنے کے لئے جگہ حاصل کرلی گئی ہے انشاء اللہ اس پر جلد ہی تعمیر شروع ہوجائے گی۔

ڈاکٹر وقار منظور صاحب

مکرم ڈاکٹر وقار منظور صاحب نے بتایا کہ اس انسٹی ٹیوٹ کے کام کو منظم طریق پر شروع کرنے کے لئے سات شعبے بنادیئے گئے ہیں۔ جو کہ شعبہ کمپیوٹر۔ فارمیسی۔ استقبال و رجسٹریشن۔ علم و تحقیق۔ صفائی۔ اطلاعات و ترسیل ڈاک اور شعبہ مال۔ سردست دو کارکن مستقل طور پر فراہم کردیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اب کام بہت وسیع ہو گیا ہے۔ ہمارے تربیت یافتہ ہومیو پیتھک ڈاکٹر ملک سے باہر گھانا اور ربوہ سے باہر راولپنڈی میں بھی کام کررہے ہیں۔

ربوہ میں تین فری کلینک

ربوہ میں اس وقت طاہر انسٹی ٹیوٹ کے تحت تین فری کلینک کام کررہے ہیں۔

1- بیت الصادق کلینک۔ یہاں پر اتوار اور سوموار کو مکرم ڈاکٹر وقار صاحب مریضوں کو دیکھتے ہیں جبکہ دیگر ایام میں ڈاکٹر وقار صاحب کے تربیت یافتہ شاگرد مکرم مقبول احمد صاحب مریضوں کو دیکھتے ہیں۔ موصوف واقف زندگی ہیں اور جامعہ احمدیہ میں عربی ادب کے استاد ہیں۔

2- نور ہومیو پیتھک کلینک طاہر آباد۔ اس میں مکرم ڈاکٹر لئیق احمد خدمت بجالاتے ہیں۔

3- ناصر ہومیو پیتھک کلینک۔ رحمت بازار کی بیت ناصر میں قائم اس کلینک میں مکرم ملک داؤد احمد صاحب مریض دیکھتے ہیں۔ موصوف واقف زندگی مربی سلسلہ ہیں۔

اس کے علاوہ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے راولپنڈی میں مکرم معروف سلطان صاحب یہ خدمت بجالا رہے ہیں۔ ان تمام کلینکس کا خرچ اور انتظام اب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان طاہر انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام برداشت کرتی ہے اس کے علاوہ بیوت الحمد میں بھی ایک فری ڈسپنسری قائم ہے جس کا انتظام بیوت الحمد سوسائٹی کے ذمہ ہے ڈاکٹر کی فراہمی مکرم وقار صاحب کی ذمہ داری ہے آج کل مکرم ڈاکٹر وسیم احمد مہار صاحب خدمت انجام دے رہے ہیں۔

بیرون ربوہ کے مریضوں سے درخواست

مکرم ڈاکٹر وقار صاحب نے بتایا کہ اب چونکہ ہمیں ٹیم میسر ہے اس لئے ربوہ کے باہر کے مریضوں سے درخواست ہے کہ وہ آنے سے پہلے خط لکھ کر اپنی علامات بیان کردیں۔ پھر اس کے جواب میں ان کو ربوہ آنے کا وقت دیا جائے گا ان سے درخواست ہے کہ آنے سے پہلے ایک مزید خط لکھ کر کنفرم کردیں کہ وہ بتائے گئے وقت پر آرہے ہیں۔ اس کا مقصد مریضوں کا وقت بچانا اور کام کو زیادہ منظم کرنا ہے۔ مکرم ڈاکٹر وقار صاحب نے بتایا کہ اب ہر مریض کی فائل بنائی جا رہی ہے۔ ہر مریض کے کیس پر غور کرنے نیز تحقیق و ریسرچ کو فروغ دینے کے لئے یہ طریق شروع کیا گیا ہے۔ اس سے ایک دن میں مریضوں کی تعداد مناسب ہوگی جیسا کہ ماضی میں ہوتا رہا ہے جب ایک دن مریضوں کی تعداد 721 ریکارڈ کی گئی۔ اب کوئی بھی شخص انسانی حدود میں رہ کر اتنی بڑی تعداد میں تمام مریضوں سے انصاف نہیں کرسکتا۔

خط و کتابت کا پتہ۔ مکرم ڈاکٹر وقار منظور صاحب پی او بکس نمبر2 ربوہ 35460

کمپیوٹر پروگرام

مکرم ڈاکٹر وقار صاحب نے بتایا کہ اللہ کے فضل و کرم سے بڑے محنتی اور ذہین کمپیوٹر ماہرین کی ایک ٹیم نے مل کر ایک سافٹ ویئر یعنی کمپیوٹر پروگرام بنانا شروع کیا ہے جو انشاء اللہ ہومیو پیتھی کی ریسرچ کے لئے آئیڈیل ہوگا۔ جب یہ تیار ہوجائے تو اس کی ایک ایک سی ڈی پاکستان میں طاہر انسٹی ٹیوٹ کے تحت چلنے والے تمام فری کلینکس کو فراہم کردی جائے گی۔ اس طرح سے سارے احمدی ہومیو پیتھس کی ریسرچ ایک مرکزی نظام کے تحت آجائے گی۔ جس میں مریضوں کے کوائف، علامات، ادویہ اور نتائج کا پورا ریکارڈ رکھا جائے گا اور ریسرچ سے تمام احمدی ہومیو پیتھس استفادہ کرسکیں گے۔ مزید سہولت یہ ہوگی کہ مثلاً گھانا میں بیٹھے ہوئے احمدی ہومیو پیتھ ایک کلک (Click) کرکے مرکزی کلینک کو ساری معلومات ای میل کرسکیں گے اور ان سے ساری ریسرچ اسی طرح وصول کرسکیں گے اس طرح سے ہومیو پیتھی کی عالمی ریسرچ کا تاریخی کام کمپیوٹر کی مدد سے شروع ہوسکے گا۔

سوا لاکھ مریض

مکرم ڈاکٹر صاحب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں نے اکیلے عرصہ 5-6 سال میں لگ بھگ سوا لاکھ مریض دیکھے ہیں۔ یہ ساری ریسرچ جس حد تک انسانی طاقت ہے میرے ذہن میں تو محفوظ ہے مگر دیگر احمدی ہومیو پیتھس اس سے کماحقہ استفادہ نہیں کرسکتے۔ اب یہ ہوگا کہ سارے ریکارڈ سے تمام احمدی ہومیو پیتھس استفادہ کرسکیں گے۔

رضاکاروں کی خدمات

اگرچہ طاہر انسٹی ٹیوٹ کے تحت دو تنخواہ دار کارکن مل چکے ہیں مگر اب بھی سارا بوجھ عملاً رضاکاروں نے اٹھایا ہوا ہے ان کے اسماء اور

کام یہ ہیں۔

1۔ مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ۔ یہ اس سارے سیٹ اپ کے نگران اعلیٰ اور انچارج ہیں جو مکرم ڈاکٹر وقار صاحب کی زیر ہدایات سارے انتظامات کرتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے سات شعبے بنائے گئے ہیں۔ ان شعبوں کی نگرانی مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب کے سپرد ہے۔

2۔ مکرم حافظ کرامت اللہ ظفر صاحب۔ آپ پچھلے کئی سال سے فارمیسی کا کام خوش اسلوبی سے کر رہے ہیں۔

3۔ مکرم راجہ داؤد احمد صاحب۔ یہ وقف کی روح کے ساتھ باقاعدہ سٹوڈنٹ ہیں۔ ان کو کئی لوگوں میں سے جانچ پرکھ کر منتخب کیا گیا ہے۔ یہ 24 گھنٹے مریضوں کے علاج کے لئے آن دی جاب ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔

خواتین رضاکار

1۔ مکرمہ ڈاکٹر امتہ النصیر صاحبہ۔ یہ رحمت بازار کے کلینک میں مکرم ڈاکٹر ملک داؤد احمد صاحب کے ہمراہ مریض دیکھتی ہیں۔ خواتین میں سب سے سینیئر ہیں۔ کوالیفائیڈ ہیں۔ اس کے علاوہ ایم ایس سی ریاضی ہیں۔ ان کا ایک بیٹا جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

2۔ مکرمہ طاہرہ منیر صاحبہ۔ بیت الصادق کلینک میں خواتین کی انچارج ہیں۔

3۔ مکرمہ خالدہ احمد صاحبہ اور مکرمہ طاہرہ صفدر صاحبہ یہ دونوں بیت الصادق کلینک میں خدمت انجام دیتی ہیں۔

4۔ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ عمومی ڈیوٹی انجام دیتی ہیں۔

ایک قابل فخر خدمت

مکرم ڈاکٹر وقار صاحب نے بڑی خوشی سے بتایا کہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے 224 ہومیو پیتھک لیکچرز میں اور بعض دیگر مقامات میں حضور نے جہاں جہاں یہ فرمایا ہے کہ احمدی ہومیو پیتھس فلاں فلاں موضوعات پر ریسرچ کریں ان تمام ارشادات کو اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ اب تک 40 کے قریب لیکچرز کی تفصیلی سٹڈی کی جا چکی ہے۔ لیکچرز کی اصل آڈیوز حاصل کر لی گئی ہیں۔ ہومیو پیتھی میں تحقیق کے جو راستے حضور ایدہ اللہ نے متعین فرمائے ہیں وہی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں اور انہی کو ہم نے ترجیح دینی ہے۔ یہ اتنا وسیع میدان ہے اور اتنا بڑا ہدف ہے کہ ہم احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں کہ مولا کریم طاہر انسٹی ٹیوٹ کو اس اہم ذمہ داری کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈاکٹر وقار صاحب نے بتایا کہ جس طرح سے حضور ایدہ اللہ نے بہتر ہومیو پیتھی کی تعلیم دی ہے۔ اور بتایا ہے کہ ہومیو پیتھی کا اصل مقام کیا ہے؟ ہماری کوشش ہے کہ ہم وہی ہومیو پیتھی پریکٹس کریں جس میں مریض کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔ وقتی فائدہ تک محدود نہ رہیں۔ جو بہترین خدمت ہومیو پیتھی کے ذریعے ممکن ہے اس کو مہیا کریں۔

ہومیو پیتھی کا مقام

مکرم ڈاکٹر وقار صاحب نے بتایا کہ ہومیو پیتھی کو ادنیٰ چیز نہ سمجھا جائے۔ اگرچہ یہ نظام بظاہر ایک شخص نے دریافت کیا۔ لیکن درحقیقت یہ اللہ تعالیٰ کی علیم و خبیر ہستی کا قائم کردہ نظام ہے جو ہر انسان کے اندر رکھا گیا ہے۔ اس کی اثر پذیری کو دریافت کرنا ہمارا مقصد ہے۔ ہومیو پیتھی سے وقتی آرام دینا ہمارا مقصد نہیں ہے۔ بلکہ ہم نے وہ افق Discover کرنا ہے جس سے اللہ کے فضل و کرم سے اس کے فوائد کو سارے عالم تک، ہر انسان تک وسیع کیا جا سکے۔ ہمارے سامنے حضور ایدہ اللہ کا قابل قدر اور قابل تقلید نمونہ ہے۔ ہم ہمیشہ مفت دوا دیں گے۔ کیونکہ اس طریق علاج کا سب سے اہم حسن یہی ہے کہ یہ بہت سستا علاج ہے۔ اور ہماری عاجزانہ کوششوں کو اسی لئے کامیابی پر کامیابی ملتی جا رہی ہے کہ اس کی بنیاد خدمت خلق پر ہے آج ہمیں توفیق مل رہی ہے کل انشاء اللہ اس میدان میں لاکھوں مخلصین آگے آ جائیں گے۔ قابل لوگ آگے آئیں گے۔ اور اس سلسلہ کو ہم نے بین الاقوامی سطح پر وسیع کرنا ہے۔

دراصل عالمی سطح پر ایک بڑی سازش کے تحت ہومیو پیتھی کو عطائیت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس کی ذمہ دار وہ بڑی بڑی کمپنیاں ہیں جو اربوں روپے کا فارما سیوٹیکل بزنس کرتی ہیں اور اپنی اس کمائی سے دستبردار نہیں ہونا چاہتیں اگرچہ اس تمام تر سازش کے باوجود وہ ہومیو پیتھی کے زبردست فوائد کو چھپا نہیں سکے لیکن اس بات میں وہ ضرور کامیاب ہو گئے ہیں کہ ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ اس پیشے میں آنے سے کتراتے ہیں۔ کیونکہ معاشرے میں ہومیو پیتھ کا تصور یہ ہے کہ جس نے میٹرک کیا ہو۔ نہ اس کو اناٹومی کا پتہ ہو اور نہ طب کی دیگر تعلیم اسے حاصل ہو وہ ہومیو پیتھ بن جاتا ہے۔ اگر آج ہی یہ طے کر دیا جائے کہ ایف ایس سی فرسٹ ڈویژن ہی ڈی ایچ ایم ایس میں داخلہ لے گا تو چند سالوں میں ہی معیار ٹھیک ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے پچھلے سو سال میں ہومیو پیتھی میں سائنسی انداز کی منظم تحقیق نہیں ہو سکی۔ یورپ کے ہومیو پیتھی کے خلاف تعصب کا یہ حال ہے کہ جرمنی کی مشہور شوابے کمپنی کی جو دوائیں میرے ساتھ کے کمرے میں بھری پڑی ہیں وہ خود جرمنی میں دستیاب نہیں ہیں کئی قسم کے قوانین کے تحت ان پر پابندیاں عائد ہیں۔ یہ لوگ جو اربوں کماتے ہیں اتنے طاقتور ہیں کہ ملکوں کے وزیر صحت بدلوا دیتے ہیں۔ جبکہ ہم فری دوا دینے کی پالیسی پر قائم ہیں کیونکہ یہ راستہ ہمیں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے دکھایا ہے۔ اور انشاء اللہ مستقبل میں بھی اس پالیسی میں تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔

حضور کی خوشنودی

اگرچہ طاہر انسٹی ٹیوٹ کا رسمی آغاز تو مارچ 2000ء میں ہوا لیکن طاہر انسٹی ٹیوٹ کے تحت ربوہ میں کام کرنے والے تین کلینکس بیت الصادق کلینک، ناصر کلینک اور نور کلینک کی جو رپورٹ جولائی 1999ء تا جولائی 2000ء حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائی گئی تو حضور نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

اس رپورٹ کے مطابق بیت الصادق میں سال بھر میں 27 ہزار 414 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ناصر کلینک میں مریضوں کی تعداد 9 ہزار 600 رہی اور نور کلینک میں 7 ہزار 600 مریضوں کا علاج کیا گیا اس طرح سال بھر میں طاہر انسٹی ٹیوٹ کے تحت 44 ہزار 614 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ یہ اتنی خوشکن تعداد ہے اور انسانیت کی اتنی شاندار خدمت ہے کہ اس پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

مریضوں کی آراء

اس ضمن میں بیت الصادق کلینک میں آنے والے چند مریضوں سے جو گفتگو ہوئی اس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

1۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم کی عمر 72 سال ہے یہ احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ سے آئے۔ ان کو ہرنیا اور غدودوں کی تکلیف تھی۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے میری ٹانگ سیدھی نہ ہوتی تھی اب اس کو آرام ہے۔

2۔ مکرم نور حسین صاحب لاہور سے آئے ہیں ان کی عمر 22 سال ہے ان کو الرجی کی تکلیف تھی پورے جسم پر دھپڑ Rashes ہو جاتے تھے۔ پہلے ایلو پیتھک علاج کرواتے رہے۔ مگر آرام نہ آیا اب 90% فرق پڑ چکا ہے۔

3۔ مکرم آصف جاوید صاحب جڑانوالہ سے آئے ان کے گھٹنے میں درد تھا۔ پہلے جو علاج کرواتے رہے اس سے کوئی موثر فرق نہ پڑتا تھا۔ اب تکلیف میں 50% کمی ہو چکی ہے۔

4۔ مکرم عبدالغفور رندھاوا صاحب نے بتایا کہ پہلے آیا تھا تو دو قدم چل نہ سکتا تھا سہارے سے چل کر آیا تھا۔ اب خدا کے فضل سے آرام ہے اور خود چل کر آتا ہوں۔

5۔ مکرم بشیر احمد صاحب ساہیوال عمر 65 سال چک نمبر 99-R/6 سے آئے ہیں ان کو دل کی تکلیف تھی ڈاکٹروں نے بتایا کہ بائی پاس ہوگا والو بند ہے۔ پہلے یہ تکلیف سے بے ہوش ہو کر گر پڑتے تھے۔ اب علاج سے بہت فرق پڑ چکا ہے تاہم تھوڑی سی بیماری ابھی باقی ہے۔

6۔ مکرم ظفر اللہ صاحب سرگودھا سے آئے ہیں۔ ان کو انتڑیوں کا السر ہے۔ تین سال سے بیمار تھے۔ آپریشن بھی کروایا آنت بھی کٹوائی اس کے باوجود خون آنا بند نہ ہوا۔ اب ڈیڑھ ماہ کے علاج کے بعد خون نہیں آیا۔ تکلیف میں بہت کمی ہے۔

7۔ سرگودھا کی ایک خاتون کا حمل ٹھہرتا نہیں چند مہینے کے بعد ضائع ہو جاتا ہے۔ اب علاج سے حمل ٹھہر گیا ہے چند دن میں بچہ کی پیدائش متوقع ہے۔

8۔ مکرمہ عزیزاں بی بی صاحبہ جڑانوالہ سے آئی ہیں ان کو سردرد اور چکروں کی تکلیف عرصہ 8۔ 9 سال سے تھی کئی قسم کے علاج کروائے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اب 5۔ 6 ماہ سے علاج کروا رہی ہیں۔ بہت آرام ہے۔

9۔ مکرمہ منور بیگم صاحبہ اور حمہ ضلع سرگودھا۔ ان کو پٹھوں کے درد کی تکلیف چار سال سے تھی نہ صرف یہ کہ کوئی فرق نہ پڑا تھا بلکہ تکلیف بڑھ چکی تھی۔ الٹی رکتی نہ تھی۔ اب یہاں سال بھر سے علاج کروا رہی ہیں۔ بہت آرام ہے۔

10۔ مکرمہ رسولاں بی بی صاحبہ اور حمہ۔ ان کے پیر کی ہڈی بڑھ رہی تھی۔ 5۔ 6 ماہ سے علاج کروا رہی ہیں اب بیماری ٹھیک ہو رہی ہے۔

11۔ مکرمہ زیباں بی بی صاحبہ چنیوٹ سے آئی ہیں ان کے تین لڑکوں کو جوڑوں کی بیماری تھی جوڑوں پر سوجن تھی۔ اگر زخم آ جاتا تو خون رکتا نہیں تھا۔ اب سوجن اور درد ختم ہو گئی ہے۔ یہ بچے پیدائشی بیمار تھے بہت علاج کروائے۔ اب خدا کے فضل سے پہلی دفعہ آرام آیا ہے۔

12۔ مکرمہ سلامت بیگم صاحبہ عمر 60 سال چک 42 ضلع سرگودھا ان کے گھٹنے میں اور چھوٹے جوڑوں میں درد اور سوجن تھی چل پھر بھی نہ سکتی تھیں۔ چہرے پر اتنی سوجن تھی کہ آنکھیں اندر گھس گئی تھیں نظر نہ آتا تھا۔ بے شمار ٹیکے لگوائے اب خدا کے فضل سے آپ خود چل کر آتی ہیں۔ سوجن ختم ہو گئی ہے۔ پہلے پکڑ کر لاتے تھے۔

13۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ دارالنصر ربوہ عمر 50 سال پیٹ درد اور گیس کی تکلیف تھی۔ آرام ہے۔ کارکنات بہت خدمت کرتی ہیں جو ٹائم دیتی ہیں اس پر آ جاتی ہیں اور ڈاکٹر وقار صاحب کو دکھا دیتی ہیں۔

باقی صفحہ 5 پر

ابن رشید

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

مذہب کے نام پر قتل وغارت

مسعود احمد بھٹی صاحب ایڈیٹر ڈان کے نام لکھتے ہیں

فرقہ وارانہ جھگڑوں کے بداثرات مسلسل ظاہر ہو رہے ہیں اور بظاہر ایسا لگتا ہے کہ عدم رواداری، تعصب اور جہالت کے مسلسل وعظوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا قتل وغارت گری کا یہ احمقانہ تماشہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ بدقسمتی سے یہ شرمناک افعال ایک ایسے مذہب کے نام پر کئے جا رہے ہیں جو اپنے بدترین دشمن کیساتھ بھی تشدد کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

سیالکوٹ کے نزدیک پانچ احمدی نمازیوں کی ہلاکت سے ظاہر ہوتا ہے کہ بحیثیت قوم ہم کس پستی میں گرے ہوئے ہیں۔ بیمار ذہنیت رکھنے والے ملاؤں کے لاتعداد مدرسوں میں پروان چڑھنے والے اور مذہب کے نام پر قتل وغارت کرنے پر مامور فرقہ باز شکاری درندوں کے نزدیک مقدس انسانی جان کی قیمت محض ایک لقمہ سے زیادہ نہیں ہے۔ ان انتہاء پسندوں کو اس آزادی اور بے شرمی کیساتھ قتل وغارت کرنے کا چسکہ راتوں رات نہیں پڑا بلکہ ملک بھر میں تشدد اور لاقانونیت کے ذمہ دار وہ خود غرض اور کوتاہ بین حکمران ہیں جو اپنی حکومتوں کو بچانے اور طوالت دینے کے لئے ان کی مدد اور حوصلہ افزائی کرتے رہے ہیں۔

اس سارے کھیل میں مذہبی لیڈروں کا منفی کردار انتہائی شرمناک ہے۔ اپنے اثر ورسوخ کو مذہبی ابتری کی اس فضا کی اصلاح کے لئے استعمال کرنے کی بجائے یہ راہنما مذہب کے نام پر ان خونی کارروائیوں کو شہ دیتے اور جائز قرار دیتے ہیں۔ قیام پاکستان سے لے کر آج تک انہوں نے قوم کی مذہبی، گروہی، نسلی اور لسانی طور پر تقسیم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ باہمی نفرت اور تباہی وہلاکت کا جنون ملک بھر کے عوام میں پھیل گیا ہے۔

خون آشامی کے اس احمقانہ تماشہ پر میرا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اس تباہی کو اب لازماً رکنا چاہئے۔ ہمیں اپنے گلی محلوں میں باہمی محبت و شفقت کو واپس لانا ہوگا۔ اس سے پہلے کہ ہمیں ان الفاظ کے معانی بھی بھول جائیں۔ آیئے ایک بار پھر ہم باہم امن و یگانگت کیساتھ زندگی گزاریں۔ آیئے ایک بار پھر ہم یک زبان ہو کر نعرہ لگائیں کہ۔

"محبت سب کے لئے۔ نفرت کسی سے نہیں"

قبل اس کے کہ ہم خود کو ہلاک کرڈالیں اور اپنے ہی ہم وطنوں کے خون سے اس اسلامی جمہوریہ کی گلیوں بازاروں کو بھر دیں۔ اور وہ بھی ایک عظیم اور امن کے داعی مذہب کے نام پر، سنجیدہ اعتدال پسند حلقوں اور خاموش اکثریت کو لازماً آگے آنا اور پوری قوت کیساتھ اپنا وجود ثابت کرنا ہوگا۔ ہم پہلے ہی اپنی آزادی کے پچاس سے زائد سال دنیا کو یہ دکھانے میں ضائع کرچکے ہیں کہ ہم اپنے بانی قائد کی امیدوں اور امنگوں کو پورا کرنے میں کس قدر نااہل قوم ہیں۔ ہمیں قتل وغارت کے اس مکروہ دھندے کو اب ہرگز بغیر پرسش و تعزیر نہیں چھوڑنا چاہیے۔ ظلم اور بے رحمی کے خلاف لڑنے کے لئے ہمیں اپنی تمام قوتوں کو لازماً مجتمع کرنا ہوگا۔

آیئے ابھی کچھ کریں۔ ایسا نہ ہو کہ قوموں کی برادری میں ایک مہذب قوم کے طور پر ہمارا وجود ہی ختم ہو جائے اور ہم پھر سے ماضی کے اندھیروں میں اتر جائیں۔

(روزنامہ ڈان 3 نومبر 2000ء)

ترجمہ: مبشر احمد

منی فرعون

عطاء الحق قاسمی صاحب لکھتے ہیں۔

کیا آپ نے فرعون کو دیکھا ہے؟ آپ سب کا جواب یہی ہوگا دیکھا تو نہیں کتابوں میں اس کے بارے میں پڑھا ہے۔ مگر آپ کا یہ جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ آپ نے فرعون کے بارے میں صرف سنا اور پڑھا ہی نہیں، اسے دیکھا بھی ہے۔ میں فرعون کی چند نشانیاں یہاں بیان کرنے لگا ہوں، آپ اس پر غور کریں اور اس کے بعد بتائیں کہ آپ نے فرعون کو دیکھا ہے یا نہیں؟

فرعون کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ وہ خود کو عقل کل سمجھتا ہے چنانچہ وہ خود کو سب اختیارات کا مالک بنالیتا ہے۔ وہ لوگوں کی زندگی اور موت کے فیصلے کرتا اور ان کے لئے سزائیں تجویز کرتا ہے۔ وہ اپنے گرد ان لوگوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے جو ہمہ وقت اس کے سامنے سجدہ ریز ہوں اور اس کی حمد و ثنا کرتے رہیں۔ وہ دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے اور اس بات پر کامل ایمان رکھتا ہے کہ وہ صرف اطاعت کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ زمین پر اکڑ اکڑ کر چلتا ہے۔ اس کی گردن غرور سے تنی ہوتی ہے اور وہ خلق خدا کو دیکھ کر منہ اس طرح پرے پھیر لیتا ہے جیسے گندگی کے ڈھیر کو دیکھا ہو۔ اسے اس بات پر بھی کامل یقین ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ کے لئے ہے چنانچہ وہ فنا کی زد میں نہیں آئے گا! فرعون کی مندرجہ بالا اقسام صاحبان اقتدار میں پائی جاتی ہیں۔ فرعون کی ایک اور قسم ہے جو اختیار سے نہیں دولت سے تعلق رکھتی ہے۔ فرعون کی یہ نسل دولت کو خدا اور یوں اس کے حوالے سے خود کو بھی خدا سمجھنے لگتی ہے۔ ان کے نزدیک دنیا کی ہر چیز ان کے تسلط میں ہے۔ کیونکہ وہ دولت کے بل بوتے پر اسے خرید سکتے ہیں۔ چنانچہ جب یہ فرعون گھر سے نکلتے ہیں تو انسانوں پر بھی اسی طرح نظر ڈالتے ہیں جیسے قابل فروخت چیزوں پر نظر ڈالی جاتی ہے۔ ان کی گردنوں میں سریا فٹ ہوتا ہے اور انہیں اگر کسی سے ہاتھ ملانا پڑے تو یہ دو انگلیوں سے ہاتھ ملاتے ہیں۔ ان کے خیال میں اگر کوئی انہیں سلام کرتا ہے تو وہ اپنی عزت افزائی کرتا ہے اور اگر یہ اس کے سلام کا جواب دیں تو اسے اس وقت خوشی سے مرجانا چاہئے۔

فرعون کی ایک اور قسم ہے جس کا تعلق اقتدار، اختیار یا دولت کی فراوانی سے نہیں بلکہ یہ زہد و تقویٰ اور عبادات کے نتیجے میں بعض لوگوں میں جنم لیتی ہے۔ یہ اپنے علاوہ باقی سب کو گناہگار اور جہنمی سمجھنے لگتے ہیں۔ ان کے نزدیک قرآن اور احادیث کی وہی تفسیر، تعبیر اور تشریح صحیح ہے جسے وہ صحیح سمجھتے ہوں چنانچہ اس سے اختلاف کرنے والے کو وہ دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ اس حوالے سے بسا اوقات فساد کی نوبت بھی آجاتی ہے لیکن یہ اسے فساد نہیں جہاد سمجھتے ہیں! فرعون مذہبی طبقوں میں نہیں، ملحد طبقوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ان "الحادی فرعونوں" کو اپنے الحاد پر اتنا ہی یقین ہوتا ہے جتنا کسی بھی فرعون کو اپنی جہالت پر ہو سکتا ہے۔ یہ فرعون مذہب سے وابستہ ہر چیز سے نفرت کرنے لگتے ہیں چنانچہ یہ پاکستان کو بھی انگریزوں کی سازش قرار دیتے ہیں کیونکہ اس کے ساتھ مذہب کا حوالہ آتا ہے۔ انہیں قائداعظم اور اقبال سے بھی چڑ ہوتی ہے کیونکہ ان داڑھی مونچھ منڈوں کے دلوں میں بھی اسلام موجود تھا۔ یہ دنیا کی ہر جدوجہد آزادی کی حمایت کرتے ہیں لیکن اگر آزادی کی جنگ "مسلمان" لڑ رہے ہوں تو انہیں کوفت ہونے لگتی ہے چنانچہ کشمیری مجاہدین اگر آج اسلام سے بیزاری کا اعلان کر دیں تو یہ "الحادی ملا" آزادی کشمیر کے لئے آج ہی لمبے لمبے جلوس نکالنا شروع کر دیں!

سو، مجھے یقین ہے کہ ان فرعونوں سے آپ کا پالا ضرور پڑا ہوگا۔ آپ کو اگر انہیں مکمل فرعون ماننے میں تامل ہے تو انہیں "منی فرعون" کہہ لیں۔ فرعون بہرحال وہ ہوتا ہے جو خود کو عقل کل سمجھتا ہے اور اختلاف کرنے والے اس کے لئے ناقابل برداشت ہوتے ہیں!

حضرت موسیٰ کے دور میں جو فرعون تھا، وہ اپنے لاؤ لشکر سمیت دریائے نیل میں ڈوب گیا تھا۔ ہر دور کے فرعونوں کا بالآخر یہی انجام ہوتا ہے، خواہ کوئی "منی فرعون" ہی کیوں نہ ہو!

(روزنامہ نوائے وقت 25/ نومبر 2000ء)

خدشہ

سابق مشیر اعلیٰ اقتصادیات اقوام متحدہ کے ایم اعظم لکھتے ہیں!

مسائل کی شناخت ہی کافی نہیں ہوتی، ضرورت مسائل کے حل کی شناخت اور بیان کی ہے۔ مرض کی تشخیص ہی کافی نہیں، مرض کا علاج بھی درکار ہے۔ چور کو چوری نہ کرنے کی تلقین کافی نہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ چور کے اندرونی اور بیرونی حالات بدل دیئے جائیں۔ نظام کے بدلنے کی بجائے انسان کو بدلیں۔ ضرورت انسان سازی کی ہے۔ جو علماء کے کرنے کا اصل کام ہے۔ نفاذ اسلام کی بجائے ضرورت نفوذ اسلام کی ہے۔ اسلام، اسلام رٹنے سے اسلامی نظام کے فوائد حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ جب تک ہم اسلام کے اصولوں کو صدق دل سے نہ اپنائیں گے، ہمیں کچھ حاصل نہ ہو گا۔ اسلامی انقلاب تبھی برپا ہو گا جب اس کے صحیح اغراض و مقاصد پر ہمیں پختہ یقین ہو گا۔ اسلام کے فروغ کے لئے بلند بانگ نعرے، اخباری بیانات یا رسمی خواہشات کافی نہیں بلکہ اس راہ میں مسلسل جدوجہد اور موثر انقلابی طریق کار اختیار کرنا پڑے گا۔ ایک حدیث نبوی ﷺ شریف ہے کہ مومن کی پہچان ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ اس کے برعکس ہمارا سارے کا سارا کاروبار زندگی جھوٹ اور دروغ گوئی پر مبنی ہے۔

نفاذ اسلام کے معاملے میں پاکستانی عوام کا خدشہ یہ ہے کہ جو اسلام ان کے دینی رہنما پاکستان میں رائج کرنا چاہتے ہیں کیا وہ اسلام کے سنہری اصولوں، عالمگیر اخوت، احترام آدمیت، اخلاص اور رواداری پر مبنی ہو گا یا ان مذہبی عمائدین کی خود پرستانہ تعبیروں، ذاتی مفادات اور فقہی ترجیحات پر۔ اسلام کا اپنا قانون ہے مگر اسلام قانون سے بالاتر نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو یہ چاہتا ہے کہ ہم اس کے دین قیم پر چل کر اپنے دامن اطمینان و مسرت سے بھرلیں جب کہ ہمارے دینی رہنما ہماری زندگیاں اسلام کے نام پر فرقہ واریت، تصادم، تشدد اور فساد کی نذر کر دینا چاہتے ہیں۔

(نوائے وقت 22/ نومبر 2000ء)

بقیہ صفحہ 4

اللہ تعالیٰ طاہر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں بہت برکت ڈالے۔ اس ادارے کے سربراہ اور روح رواں مکرم ڈاکٹر وقار صاحب کو اجر عظیم سے نوازے۔ ان کو دست شفا عطا کئے رکھے۔ اور خدمت انسانیت کا یہ ادارہ بڑھ چڑھ کر خدمات انجام دیتا رہے آمین۔

کھیل اور کھلاڑی ـــــــــــــــــــ غلام مصطفٰے تبسم صاحب

متنازعہ امپائرنگ

بہت سے کھلاڑی جو ناقص امپائرنگ کا شکار ہوئے

ایک زمانہ تھا جب میدان میں دو جج یعنی صرف دو امپائر کھڑے ہوتے تھے اور ان کے فیصلے کے آگے کوئی کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔

امپائر میچ کے دوران جج کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوتا ہے۔ ٹیم چاہے کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو اگر امپائر چند فیصلے اس کے خلاف دے دے تو وہ کبھی بھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتی۔ ابتداء میں یہ اصول تھا کہ جس ملک میں کوئی میچ کھیلا جاتا تھا تو امپائر بھی (دونوں) اسی ملک کے ہوتے تھے۔ لیکن متنازعہ فیصلوں کی بار بار شکایت کے بعد آئی سی سی (انٹرنیشنل کرکٹ کونسل) نے کچھ عرصے قبل قانون بنایا کہ ایک امپائر میزبان ملک کا ہوگا جبکہ ایک نیوٹرل (غیر جانبدار) امپائر ہوگا۔ اس قانون کے بعد کافی عرصے تک متنازعہ امپائرنگ کے زیادہ واقعات منظر عام پر نہیں آئے بعض میچوں میں تو امپائروں نے اتنی اچھی امپائرنگ کی کہ ان کے فیصلوں کو بطور خاص سراہا گیا۔ تاہم چند میچ ایسے بھی تھے جن میں امپائرنگ انتہائی ناقص رہی۔

اس میں اگر پاکستان کے میچوں کو دیکھا جائے تو 1999ء کے سیزن میں آسٹریلیا اور پاکستان کے درمیان ہوبارٹ میں کھیلا جانے والا ٹیسٹ میچ نہ بھولنے والا میچ ہے جب دونوں امپائروں (ایک کا تعلق آسٹریلیا اور دوسرے کا برطانیہ سے تھا) نے انتہائی ناقص امپائرنگ کا مظاہرہ کیا۔ پہلے پاکستان اس ٹیسٹ میچ کو جیتنے کی پوزیشن میں تھا اور آسٹریلیا کی ٹیم خاصی مشکلات میں تھی کیونکہ اسے یہ میچ جیتنے کے لئے 181 رنز کی ضرورت تھی اور 4 وکٹیں باقی تھیں۔ جب کہ آسٹریلیا کے لئے ٹارگٹ کا حصول 150۔ رنز تھا تو وسیم اکرم کی ایک گیند ایڈم گلکرسٹ کے بلے سے ایج ہو کر وکٹ کیپر معین کے ہاتھوں میں چلی گئی لیکن امپائر نے اسے ناٹ آوٹ قرار دیا حالانکہ ری پلے نے صاف ظاہر کر دیا تھا کہ گیند گلکرسٹ کے بلے سے لگی تھی۔ اس کے علاوہ سن 2000ء کے سیزن میں پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان ہونے والی سیریز کے آخری اور فیصلہ کن ٹیسٹ میچ میں تو امپائر نے حد ہی کر دی اور اس میچ میں ویسٹ انڈیز کی کرکٹ ٹیم (جسے میچ جیتنے کے لئے 220 رنز درکار تھے) بمشکل ایک وکٹ سے اپنے 14 کھلاڑیوں (11 کھلاڑی اور 3 امپائرز) کے ذریعے میچ جیت گئی اس میچ میں ایک امپائر کا تعلق انڈیا دوسرے کا تعلق ویسٹ انڈیز اور تھرڈ امپائر کا تعلق برطانیہ سے تھا۔ اس میچ میں امپائروں کے کئی فیصلے مشکوک تھے۔ بعض کو دیکھ کر تو یقین ہی نہیں آتا تھا کہ یہ آوٹ امپائر نے کس بناء پر نہیں دیئے۔

ناقص امپائرنگ کے لحاظ سے ٹاپ پر ویسٹ انڈیز کے امپائر سمجھے جاتے ہیں۔ جن کی بدولت ویسٹ انڈیز کی کرکٹ ٹیم کا ہوم ریکارڈ ہمیشہ سے ہی بہتر رہا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان اور بھارت کا 1999ء میں ہونے والا دوسرا ٹیسٹ ہمیشہ یادگار رہے گا جس میں بھارتی آف سپنر انیل کمبلے نے میچ کی دوسری اننگز میں 74۔ رنز دے کر 10 وکٹیں حاصل کیں۔ اسی میچ میں بھارتی ٹیم نے 212۔ رنز سے کامیابی حاصل کی تھی۔ اس میں بھارتی امپائر کا بھی بڑا عمل دخل تھا جس نے انیل کمبلے کی گیندوں پر 3 پاکستانی کھلاڑیوں شاہد آفریدی، یوسف یوحنا اور انضمام الحق کا غلط آوٹ دے دیا۔

بعض میچوں میں تو امپائر کے فیصلے میچ کا پانسہ بھی پلٹ دیتے ہیں اور ایک جیتی ہوئی ٹیم ہار جاتی ہے اس میں پاکستان کا ایک میچ یاد آتا ہے جب 1996ء میں لاہور میں پاکستان اور نیوزی لینڈ کے میچ میں ایک موقعہ پر پاکستان کی ٹیم کو 109 رنز کی ضرورت تھی اور اس کی 2۔ وکٹیں باقی تھیں۔ اس میچ میں پاکستانی کھلاڑی محمد وسیم نے اپنے پہلے ہی ٹیسٹ میں سنچری سکور کی اور مشتاق احمد کے ساتھ قیمتی 62 رنز کی شراکت چل رہی تھی تو نیوزی لینڈ کے ایک بولر کی گیند مشتاق کے پیڈ کو لگ کر سامنے موجود فیلڈر کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ اور امپائر شکور رانا جن کا تعلق پاکستان سے تھا نے بیٹ اینڈ پیڈ آوٹ دے دیا اور پاکستان کی کرکٹ ٹیم یہ میچ 44۔ رنز سے ہار گئی۔

اب اگر ون ڈے میچوں میں متنازعہ امپائرنگ کے فیصلے دیکھے جائیں تو ہمیں کئی ایک میچ ملیں گے۔ اگر ان کھلاڑیوں کی بات کی جائے جو ناقص امپائرنگ کا شکار ہوئے تو اس میں پاکستان کی طرف سے عامر سہیل کو امپائروں نے کئی ایک مواقع پر غلط آوٹ دیا۔ خاص طور پر 1998ء کے صحارا کپ میں اس ٹورنامنٹ کی قیادت پاکستان کی جانب سے عامر سہیل ہی کر رہے تھے۔ اس ٹورنامنٹ کے 5 میں سے 4 میچوں میں عامر سہیل آوٹ ہوئے جبکہ ایک مرتبہ ناٹ آوٹ رہے۔ عامر سہیل جو 4 مرتبہ آوٹ ہوئے تھے چاروں مرتبہ ناقص امپائرنگ کا ہی شکار ہوئے اور انہوں نے وطن واپسی پر اس کا ذکر کیا کہ مجھے چاروں مرتبہ غلط آوٹ دیا گیا۔

اب اگر تھرڈ امپائر کا کوئی متنازعہ فیصلہ دیکھا جائے تو پاکستان اور سری لنکا کے مابین بھارت میں کھیلے جانے والے آزادی کپ کے فائنل میں اعجاز احمد کا رن آوٹ بھی کبھی نہیں بھولے گا۔ اعجاز احمد تمام سری لنکن بولرز پر حاوی تھے تو تھرڈ امپائر (بھارت کے بشن سنگھ بیدی) نے اعجاز کا اس وقت رن آوٹ دے دیا جب ان کا بیٹ کریز سے دو گز آگے تھا اور پاکستان یہ میچ ہار گیا۔

اس کے علاوہ سری لنکا میں ٹرائی اینگلو سیریز کے ایک میچ (جو کہ پاکستان اور سری لنکا کے مابین کھیلا جا رہا تھا) میں پاکستانی اوپنر سعید انور کا آوٹ بھارتی امپائر نے اپنی غیر حاضر دماغی کے ذریعے دیا۔ وہ اس طرح کہ سعید انور سری لنکن بولر چنداواس کے ہاتھوں بولڈ ہو گئے لیکن چنداواس کی وہ گیند نوبال تھی کیونکہ ری پلے نے صاف ظاہر کر دیا تھا کہ چنداواس کا پاؤں کریز سے آگے تھا لیکن امپائر نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا۔

پھر کچھ عرصہ قبل جنوبی افریقہ اور سری لنکا کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان ہونے والی ٹیسٹ سیریز اس کی ایک اور مثال ہے جس میں پہلے ٹیسٹ میں سری لنکا کی ٹیم نے جنوبی افریقہ کو ایک اننگز اور 15 رنز سے شکست دی۔ اس فتح میں سری لنکا کے کھلاڑیوں سے زیادہ سری لنکا اور آسٹریلیا کے امپائروں کی محنت شامل تھی جنہوں نے کئی ایک اہم مواقع پر متنازعہ فیصلے دیئے اور انتہائی جانبدارانہ امپائرنگ کا مظاہر کیا۔ اس میچ میں سری لنکا کے اوپنر جے سوریا اور رسل آرنلڈ کے واضح آوٹ پر امپائروں نے خاموشی اختیار کیے رکھی اور جنوبی افریقہ کے بلے بازوں کو معمولی اپیل پر پویلین میں واپس بھیج دیا۔ اس میچ میں شکست کے بعد آخر کار جنوبی افریقہ کے کپتان شان پولک کو کہنا پڑا کہ دورہ سری لنکا کے دوران امپائروں کا بھی مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

متنازعہ امپائرنگ یقیناً سنگین مسئلہ ہے اور اگر اس مسئلے کا حل نہ نکالا گیا تو لوگوں کی کرکٹ سے دلچسپی ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ پہلے نیوٹرل امپائر اور بعد میں تھرڈ امپائر کی موجودگی سے بھی کوئی فرق نہیں پڑا۔ اگر امپائر کے فیصلے کے آگے کوئی کھلاڑی احتجاج کرے تو اسے بھاری جرمانے اور پابندی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے موجودہ صورت حال کو دیکھتے ہوئے آئی سی سی (انٹرنیشنل کرکٹ کونسل) کو یقیناً اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کر کے جلد از جلد اس مسئلے کا خاتمہ کرنا چاہیئے۔

تحریک کفالت یتامٰی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی، جانی، علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوری 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت، مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والد یا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامٰی رکھا گیا۔ ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گرانقدر وعدے فرما کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا کہ اس وقت تقریباً 370 خاندانوں کے 1200 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 137 گھرانوں کے 540 یتامٰی بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامی کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں۔

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جا رہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہم صاحب حیثیت، صاحب توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ -/500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامٰی دارالضیافت۔ ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم عبدالرؤف صاحب (رؤف بکڈپو) اطلاع دیتے ہیں۔ خاکسار کے والد محترم عبدالرزاق صاحب سابق پی ٹی آئی جامعہ احمدیہ گزشتہ تین روز سے دل کے حملے اور دائیں طرف فالج کا اٹیک ہونے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ محترم حبیب اللہ صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی پھوپھی مکرمہ امۃ البشیر محمودہ بیگم صاحبہ بعارضہ یرقان فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹرز نے تشویش ظاہر کی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ مولا کریم شافی مطلق محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

○ محترم مظفر احمد چیمہ صاحب کارکن دفتر الفضل اطلاع دیتے ہیں۔

عزیزم عثمان اشرف عمر 10 سال ابن مکرم وسیم اشرف صاحب گلستان کالونی فیصل آباد کی پنڈلی کی ہڈی موٹر سائیکل سے گر کر ٹوٹ گئی ہے۔ احباب سے عزیزم کی کامل اور جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اجتماع اطفال

○ حلقہ سرشمیر روڈ فیصل آباد کے اطفال کا سالانہ اجتماع 19 نومبر کو منعقد ہوا۔ 5 مجالس کے 87۔ اطفال شریک ہوئے جن میں 27 واقفین نو تھے۔ کل حاضری 106 رہی۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے۔

(وسیم احمد۔ نگران حلقہ)

اعلان داخلہ

○ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے مندرجہ ذیل مضامین میں پی ایچ ڈی پروگرام کا اعلان کر دیا ہے۔

(1) ایڈمنسٹریٹو سائنسز (2) ابلاغیات (3) سوشیالوجی (4) سپیشل ایجوکیشن (5) اسلامک سٹڈیز (6) عربی (7) اردو (8) قانون (9) فارسی (10) کیمسٹری (11) جیالوجی (12) شماریات (13) اپلائیڈ سائیکالوجی (14) باٹنی (15) جیوگرافی (16) ریاضی (17) فزکس (18) ہائی انرجی فزکس (19) ذوالوجی (20) بائیو کیمسٹری و ٹیکنالوجی

داخلہ فارم 15 جنوری 2001ء تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 19 دسمبر 2000ء۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

○ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان (ریٹائرڈ) انسپکٹر وقف جدید 23/15 دارالیمن شرقی ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی عزیزہ عطیۃ المنان ملک اہلیہ عزیزم رانا عبدالباسط صاحب حال مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یکم دسمبر 2000ء بروز جمعۃ المبارک ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "ارسلان احمد باسط" عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

عزیز نومولود مکرم رانا اعجاز احمد صاحب کاٹھگڑھی (پنشنر واپڈا) دارالعلوم ربوہ کا پوتا، مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب کاٹھگڑھی مرحوم کا پڑپوتا۔ اور مکرم مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم دارالنصر غربی ربوہ برادر اکبر مکرم حاجی مرزا نذیر احمد صاحب حال جرمنی سابق نذیر کلاتھ ہاؤس گول بازار ربوہ کا پڑنواسہ ہے۔ اور مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ روزنامہ الفضل ربوہ کا پہلا بھانجا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں بچے کی درازی عمر، سعادت مند، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ناصر احمد کھوکھر صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کے بڑے بیٹے عزیز تصور احمد کھوکھر زعیم خدام الاحمدیہ دارالیمن وسطی حلقہ سلام کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 11 دسمبر 2000ء کو جڑواں بیٹوں سے نوازا ہے۔ الحمدللہ دونوں بچے صحت مند ہیں۔ دونوں بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کے نام منصور احمد، اور مصور احمد عطا فرمائے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو درازی عمر سے نوازے اور نیک صالح اور خادم دین بنائے (آمین)

سالانہ اجتماع واقفین نو

واہ کینٹ

○ مورخہ 9 نومبر 2000ء واقفین نو واہ کینٹ ضلع راولپنڈی کا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ واقفین نو کی تعلیم و تربیت پر تقاریر ہوئیں اور ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ اختتامی اجلاس کی صدارت محترم مبارک احمد طاہر صاحب نائب وکیل وقف نو نے کی۔ پوزیشن لینے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے اس اجتماع میں 56 واقفین نو بچے اور بچیاں، 41 والدین اور 44 دیگر احباب نے شرکت کی۔

ملکی خبریں ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 22 دسمبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

ہفتہ 23 دسمبر غروب آفتاب: 5.11

اتوار 24 دسمبر طلوع فجر: 5.36

اتوار 24 دسمبر طلوع آفتاب: 7.03

عام الیکشن 2002ء سے پہلے ہرگز نہیں چیف ایگزیکٹو پرویز مشرف نے کہا ہے کہ عام انتخابات 2002ء سے پہلے ہرگز نہیں ہو سکتے۔ قومی اخبارات کے منتخب ایڈیٹروں کے اعزاز میں دیئے گئے افطار ڈنر کے موقع پر بات چیت اور خطاب میں انہوں نے کہا کہ نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کو برسراقتدار آنے کی اجازت دینا قومی مفاد میں نہیں اور یہ میری ذاتی نہیں بلکہ فوج کی سوچ ہے۔ شریف خاندان دس سال تک سعودی عرب میں ہی رہنے کا پابند ہے۔ بے نظیر بھٹو سے کوئی ڈیل نہیں ہو رہی اور نہ ہی ان کی پاکستان واپسی پر کوئی اعتراض ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر دنیا افغانستان میں امن چاہتی ہے تو پھر طالبان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں سوچا کہ انتخابات وقت سے پہلے کرا دیئے جائیں یا کوئی عبوری حکومت بنائی جائے۔

جو چیف کی سوچ وہ فوج کی چیف ایگزیکٹو نے ایڈیٹروں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ نواز شریف اور بے نظیر کے بارے میں سوچ میری ذاتی نہیں فوج کی سوچ ہوتی ہے جو چیف کی سوچ ہے وہی فوج کی سوچ ہوتی ہے۔ نواز بے نظیر نے قرضے بڑھا دیئے معیشت تباہ کر دی ملکی ساکھ تباہ کر دی۔ میری مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی سے کوئی دشمنی نہیں۔

بھاگنے والا یا گھبرانے والا نہیں۔ جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ میں سپاہی ہوں حکومت چھوڑ کر بھاگنے یا گھبرانے والا نہیں ذاتی مفادات کے غلاموں کی مخالفت مجھے اپنے مقصد سے نہیں ہٹا سکتی میں خوشحال پاکستان کا منصوبہ مکمل کر کے ہی دم لوں گا۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے 16 کلومیٹر دور درابن کے مقام پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ماضی میں ملک لوٹنے اور اسلام کے نام پر عوام کو لڑانے والے، اب اسمبلیوں کی بحالی اور عبوری حکومت کی افواہیں پھیلا رہے ہیں۔

مستحقین کا عید پیکیج گورنر پنجاب کی طرف سے عید گفٹ پیکیج جاری کیا گیا ہے۔ اس کے تحت 25 دسمبر سے چینی 20 روپے کلو ملے گی۔

اصل بات بتائیں قوم مطمئن نہیں جنرل پرویز مشرف کی تقریر پر سیاستدانوں نے جو عمومی ردعمل ظاہر کیا ہے وہ یہ ہے کہ جنرل صاحب اصل بات بتائیں۔ قوم مطمئن نہیں ہے۔ چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ جنرل مشرف نے انتقامی سیاست کے خاتمے کی ابتداء کی۔ طاہر القادری نے کہا کہ جنرل پر اعتماد کیا جانا چاہئے۔ نوابزادہ نصر اللہ نے کہا کہ مشرف سیاسی نظام کو مستحکم کرنے کرنے والے فوجی کارناموں کا ذکر بھی تو کرتے۔ قاضی حسین احمد نے کہا کہ سیاستدانوں کو گالی دیتے وقت فراموش نہ کریں کہ مشرف فوجی وردی میں خود سب سے بڑے سیاستدان ہیں۔ شیخ رشید نے کہا کہ کوئی نئی بات نہیں ہوئی۔ مولوی فضل الرحمان نے کہا کہ جنرل مشرف ڈنڈے اور وردی سے مرعوب نہ کریں۔ مشرف کی تقریر میں مایوسی کی جھلک تھی۔ تہمینہ دولتانہ نے کہا کہ لگتا ہے ابھی حکمرانوں کا جانے کا ارادہ نہیں۔ مخدوم امین فہیم نے کہا کہ پہلے حکومت سنجیدگی اختیار کرے پھر نگران وزیر اعظم کا فیصلہ کریں

واپڈا میں فوج 31 مارچ تک واپڈا میں فوج کی موجودگی کی مدت 31 مارچ 2001ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ 31 دسمبر کے بعد فوجی افسر ڈویژن اور سب ڈویژن کی بجائے سرکل کی سطح پر سرکاری فرائض انجام دیں گے۔

شریف خاندان کا ریمارکس دینے سے گریز جلاوطن شریف خاندان نے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کی تقریر سننے کے لئے خصوصی انتظامات کئے اور اکٹھے خطاب سنا۔ مگر کسی قسم کے ریمارکس دینے سے گریز کیا۔

قاضی کا مطالبہ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے مطالبہ کیا ہے کہ جنرل مشرف اور ان کی نااہل انتظامیہ فوری طور پر حکومت دیانتدار لوگوں کے حوالے کر دے۔ عبوری حکومت قائم ہونے تک فوج پر دباؤ ڈالتے رہیں

پیپلز پارٹی اور جرنیلوں میں رابطے پیپلز پارٹی کے ترجمان نے پاک فوج کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی تصدیق کر دی ہے۔ مخدوم امین فہیم اور ایگزیکٹو کمیٹی کے ارکان کے جنرل اکرم سے روابط ہیں۔ بے نظیر نے عبوری حکومت میں شامل ہونے سے انکار کیا ہے تاہم عبوری وزیر اعظم کے لئے نوابزادہ نصر اللہ مخدوم امین فہیم اور حامد ناصر کے نام تجویز کئے ہیں

اعلیٰ فوجی حکام کی قاضی سے ملاقات

فوج کے دو اعلیٰ حکام نے گزشتہ روز منصورہ میں قاضی حسین احمد سے ملاقات کی اور ان سے ان کے اس بیان کے بارے میں بات کی جس میں انہوں نے جنرل پرویز مشرف کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا تھا۔ قاضی حسین احمد کی طرف سے محاذ آرائی نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔

درخواست دعا

○ محترم ناصر احمد صاحب کارکن دفتر الفضل ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔ خاکسار کی بھاوج بوجہ بلڈ پریشر فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

15- جنوری کو پاکستان جائیں گے

آل پارٹیز حریت کانفرنس کے لیڈروں نے بتایا ہے کہ وہ 15 جنوری کو پاکستان جائیں گے۔ حریت کانفرنس کا وفد پاکستانی قیادت اور کشمیری رہنماؤں سے مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کرے گا۔ بھارت کی جنگ بندی میں توسیع اور پاکستانی فوج کی کنٹرول لائن سے جزوی واپسی مسئلہ کشمیر کو مثبت سمت میں لے جانے کے لئے صحت مندانہ پیش رفت ہے۔ بھارت کشمیر پر براہ راست مذاکرات سے کنی کترا رہا ہے اور حریت کانفرنس سہ فریقی مذاکرات کے لئے راہ ہموار کر رہی ہے۔ اس اعلان سے اشارہ ملتا ہے کہ بھارتی حکومت حریت کانفرنس کے وفد کے پاکستان آنے کی مخالفت نہیں کرے گی۔

کشمیر میں امن کی امید پیدا ہوئی

امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ کشمیر میں امن کی امید پیدا ہوئی ہے۔ پاکستان اور بھارت مذاکرات کریں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی طرف سے کنٹرول لائن سے فوجوں کی جزوی واپسی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ بھارتی وزیر اعظم کا جنگ بندی کی مدت میں ایک ماہ کی توسیع کا اعلان بھی خوش آئند ہے۔ مجھے امید ہے کہ تمام فریق تشدد ترک کرکے بات چیت کے ذریعے مسئلہ کشمیر حل کریں گے۔

بنگلہ دیش نے تاوان مانگ لیا

بنگلہ دیش نے نرمل کمیٹی کے ایک اجلاس میں مطالبہ کیا کہ سقوط ڈھاکہ کے مبینہ مظالم کے پیش نظر بنگلہ دیش پاکستان سے 30- ارب ڈالر تاوان مانگے اس سانحے میں 30 لاکھ خاندان متاثر ہوئے جن کی تلافی رقم ادا کرکے کی جائے۔ وزیر آبی وسائل نے کہا کہ اگر رقم نہ ملی تو دونوں ملکوں کے تعلقات متاثر ہوں گے۔

فجی کے صدر نے استعفاء دے دیا

فجی کے صدر راتو مارو نے استعفاء دے دیا۔ انہوں نے اپنے استعفے میں کہا ہے کہ استعفا 29 مئی سے مانا جائے۔ یاد رہے کہ اس تاریخ کو فجی میں مارشل لاء لگایا گیا تھا۔ صدر راتو مارو کو انقلاب کی سازش کے بعد صدر بنایا گیا تھا۔ بعد میں ہائی کورٹ نے انہیں قانونی صدر قرار دیا مگر پچھلے ماہ ہائی کورٹ کے ایک فیصلے میں کہا گیا کہ فوج کی جانب سے بنائی گئی حکومت غیر قانونی ہے۔

جھونپڑی کو آگ لگنے سے 4 ہلاک

مشرقی نیپال میں 3 سے 6 سال تک عمر کی چار بچیاں گزشتہ روز اس وقت ہلاک ہو گئیں جب ماچس سے کھیلتے ہوئے ان کی جھونپڑی میں آگ لگ گئی۔ پولیس کا خیال ہے کہ کھیل ہی کھیل میں اتفاقاً آگ لگ گئی۔

عراق کی طرف سے جنگ کی دھمکی

عراق نے امریکہ اور برطانیہ کو جنگ کی دھمکی دے دی ہے۔ عراق کے وزیر دفاع نے انتباہ کیا ہے کہ دونوں ملکوں نے جارحیت میں اضافہ کیا تو عراقی فوج کسی بھی کارروائی کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری فوجیں امریکی فوجی ٹیکنالوجی کا سامنا کرنے اور اسے میدان جنگ میں شکست دینے کے قابل ہو گئی ہیں۔ جنرل سلطان ہاشم نے کہا کہ حکومت نے ہر طرح کی جارحیت سے نمٹنے کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں۔ عراقی جنرل نے کہا کہ ہم اسرائیل کو نیست و نابود کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ فلسطین کا تنازعہ صرف اور صرف یہودیوں کی واپسی اور فلسطینیوں کو ان کے حقوق ملنے پر ہی حل ہو گا۔

سری لنکا کی فوج پر الزام

سری لنکا کی فوج پر نوجوانوں کو تشدد سے ہلاک کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ حقوق انسانی کی عالمی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اس پر اظہار تشویش کرتے ہوئے کہا کہ نیوی کے اہلکار ساحلی قصبے سے دو نوجوانوں کو اٹھا کر لے گئے اگلے روز ان کی لاشیں ملیں جن پر تشدد کے واضح نشانات موجود تھے۔

سیاسی خلا بڑھ گیا۔ عالمی اخبارات کے تبصرے

عالمی اخبارات نے نواز شریف کی رہائی اور جلاوطنی کے حوالے سے اپنے اداریوں اور تجزیوں میں بتایا ہے کہ اس سے پاکستان میں سیاسی خلا بڑھ گیا ہے اور فوجی حکومت بظاہر زیادہ مضبوط ہو گئی ہے۔ بے نظیر اور الطاف حسین پہلے ہی باہر ہیں اب نواز شریف کے جانے سے فوجی حکومت کے خلاف بننے والے مضبوط اتحاد کی طاقت بھی کم ہو گئی ہے۔ بڑے سیاستدانوں کو جیلوں میں یا ملک سے باہر رکھ کر حکومت نئے سیاستدان پیدا کر سکتی ہے۔ مگر انہیں کتنی کامیابی ملے گی یہ بات ابھی سوالیہ نشان ہے۔ اخبارات نے یہ بھی تبصرہ کیا کہ نواز شریف کی جلاوطنی سے عام پاکستانیوں کو صدمہ ہوا' لوگ حکومت کے احتساب کو فراڈ سمجھ رہے ہیں۔

عطیۂ خون دیکر
دکھی انسانیت کی
خدمت کیجئے

اعلان تعطیل

مورخہ 25 دسمبر 2000ء کو قائد اعظم کے یوم پیدائش پر دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی لہذا 25 دسمبر کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر الفضل)

بقیہ صفحہ 2

اتوار 31 دسمبر 2000ء

12-20a.m. اسپورٹس 2000ء پر تبصرہ۔
12-55 a.m. لقاء مع العرب۔
2-10 a.m. عربی پروگرام۔
2-55 a.m. چلڈرنز کارنر۔
3-55 a.m. جرمن ملاقات۔
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-50 a.m. کوئز: خطبات امام۔
6-05 a.m. لقاء مع العرب۔
7-05 a.m. کینیڈین پروگرام۔
8-05 a.m. اردو کلاس۔
9-50 a.m. چلڈرنز کلاس۔
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
12-05 p.m. کوئز
1-15 p.m. چائنیز پروگرام۔
1-40 p.m. لقاء مع العرب۔
2-50 p.m. اردو کلاس
3-55 p.m. انڈونیشین سروس
4-10 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-45 p.m. چائنیز سیکھئے۔
6-15 p.m. ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات۔
7-15 p.m. بنگالی سروس۔
7-45 p.m. خطبہ جمعہ۔
9-30 p.m. چائنیز کلاس۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-20 p.m. اردو کلاس

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

بھی اس میں کئی فائدے ہیں۔ مثلاً جس قوم میں یہ عادت پیدا ہو جائے اس کی اقتصادی حالت اچھی ہو جائے گی اس سے سوال کی عادت دور ہو جائے گی اس کے افراد میں سستی نہیں پیدا ہو گی۔ پھر جن لوگوں کی اقتصادی حالت اچھی ہو گی وہ چندے بھی زیادہ دے سکیں گے۔ بچوں کو تعلیم دلا سکیں گے اور اس طرح ان کی اخلاقی حالت درست ہو گی۔ تو اس کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں مگر سب سے اہم امر یہ ہے کہ اس سے مذہب کو تقویت ہوتی ہے اور دنیا سے غلامی مٹتی ہے۔

(مشعل راہ ص 152)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے تیار کردہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر' دمہ' کینسر' بلڈ پریشر' تپ دق' السر' ایگزیما' نرینہ اولاد' لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/A دارالفضل ربوہ نزد چوک گلی نمبر 3۔ فون 213207

اہل ربوہ کے لئے خوشخبری
سپیشل عید کیک ہر قسم کی تازہ اور سپیشل مٹھائیاں خریدنے کے لئے تشریف لائیں
معیار اور لذت ہماری پہچان
گلشن بیکرز اینڈ سویٹ
نزد ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ فون نمبر 823

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب فیصل آباد میں بھی کام شروع کر دیا ہے۔ حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر: مطبِ حمید
عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256
فیصل آباد۔ فون نمبر 041-638719

CPL No. 61